بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
القواعد فی العقائد
تالیف
شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ
رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز
بشیر کالونی سرگودھا 048-3215204

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القواعد
فی
العقائد

تالیف
شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر
رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا
048-3215204-0303-7931327

اپنی امت پر کریم آقا ﷺ کی حدیث ملاحظہ ہو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ فَقَالَ کُلُّ تَقِیٍّ وَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنْ اَوْلِیَاءُ ہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ یعنی ہر پرہیزگار آل محمد ہے۔ آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اللہ کے بندے صرف وہی ہیں جو متقی پرہیزگار ہیں (المعجم الاوسط للطبرانی: ۳۳۳۲، المعجم الصغیر ۱/۱۱۵)۔

امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: شرافت عالم کو شرف سید پر ترجیح و تفوق ہے۔ انس بن مالک ﷛ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: آلُ مُحَمَّدٍ کُلُّ تَقِیٍّ محمد ﷺ کی آل ہر پرہیزگار ہے (مطلع القمرین صفحہ ۱۸، ۱۹)۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: صاف ظاہر ہے کہ آلِ محمد سے مراد سب مومن ہیں (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۸)۔

(11) بارہ خلفاء کے بارے میں مکمل صورتِ حال

۱۔ لَا یَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِیاً مَا وَلِیَھُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ یعنی لوگوں کے حکومتی معاملات چلتے رہیں گے جب تک ان پر بارہ خلفاء ہوں گے، وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے (بخاری حدیث نمبر ۷۲۲۲، ۷۲۲۳، مسلم حدیث نمبر ۴۷۰۶)۔ اس حدیث میں سادات یا بنی ہاشم نہیں بلکہ قریش کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اگر بارہ اماموں کو صرف بنی ہاشم میں ہی تلاش کیا جائے تو قریش کا لفظ بے فائدہ ہو کر رہ جائے گا۔

۲۔ لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ عَزِیْزاً اِلٰی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ یعنی یہ امر بارہ خلفاء تک غالب رہے گا، وہ سب قریش میں سے ہوں گے (مسلم حدیث نمبر ۴۷۰۸، ۴۷۰۹، ۴۷۱۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۸۰)۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بارہ خلفاء کے زمانے میں دین اسلام غالب رہے گا۔

۳۔ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ لَا یَنْقَضِیْ حَتّٰی یَمْضِیَ فِیْھِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْش

یعنی یہ امر اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک ان میں بارہ خلفاء پورے نہ ہوں جائیں وہ سب قریش میں سے ہوں گے (مسلم حدیث نمبر ۴۷۰۵)۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بارہ خلفاء سب کے سب حکمران بادشاہ اور والی ملک ہوں گے۔

۴۔ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِماً حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْش یعنی دین اس وقت تک قائم رہے گا حتیٰ کہ قیامت آ جائے گی یا ان پر بارہ خلفاء ہوں گے، وہ سب قریش میں سے ہوں گے (مسلم حدیث نمبر ۴۷۱۱)۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان کے دور میں دین مضبوط رہے گا۔

۵۔ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِماً حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ الْاُمَّةُ عَلَيْهِ یعنی دین قائم دائم رہے گا حتیٰ کہ تم پر بارہ خلیفے ہوں گے، ان سب پر امت کا اجماع ہوگا (ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۷۹)۔اس حدیث سے معلم ہوا کہ بارہ خلفاء میں سے ہر ایک کی خلافت پر اجماع ہوگا اور اہل حل وعقد انہیں صحیح خلیفہ تسلیم کریں گے۔

۶۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ اَنَّهُ سُئِلَ كَمْ يَمْلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مِنْ خَلِيْفَةٍ؟ فَقَالَ سَئَلْنَا عَنْهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِثْنَا عَشَرَ كَعِدَّةِ نُقَبَاۗءِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے پوچھا گیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء حکمرانی کریں گے؟ فرمایا: ہم نے اسکے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی تعداد بارہ ہوگی بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کی طرح (احمد حدیث نمبر ۳۷۸۰، ۱/۱۹۰/۵)۔فیہ مجالد بن سعید و هو ضعیف بقیۃ رجالہ ثقات۔اس حدیث میں ملک یعنی حکومت کا لفظ موجود ہے۔

۷۔ اِنَّهُ لَا تَهْلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهَا اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ يَعْمَلُ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ مِنْهُمْ رَجُلَانِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ یعنی یہ امت اس وقت تک ہلاک نہیں ہوگی جب تک اس میں بارہ خلفاء نہ آ جائیں، وہ سب ہدایت اور دینِ حق کے مطابق حکومت کریں گے، ان میں دو آدمی اہلِ بیتِ محمد ﷺ میں سے ہوں گے (رواہ مسدد

فی مسندہ الکبیر عن ابی الخلد کمافی تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۱۶)۔اس حدیث میں ہے کہ بارہ میں سے دو خلیفے اہل بیت اطہار علیہم الرضوان میں سے ہوں گے۔

۸۔ سَیَکُوْنُ اِثْنَاعَشَرَ خَلِیْفَةً، اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ لَا یَلْبَثُ بَعْدِیْ اِلَّا قَلِیْلاً الحدیث یعنی جلد ہی بارہ خلفاء ہوگے،ان میں سے ابوبکر میرے بعد تھوڑا ہی زندہ رہے گا،اور گھومتی چکی والا تعریف کے ساتھ زندہ رہے گا اور شہادت کی موت پائے گا،عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ کون ہے؟فرمایا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) پھر آپ عثمان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگ تم سے مطالبہ کریں گے کہ اس قمیض کو اتار دو جو تمہیں اللہ عزوجل نے پہنائی ہے،اللہ کی قسم اگر تم نے اسے اتار دیا تو پھر تم جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک اونٹ سوئی کے سوراخ میں سے نہیں گزرتا(السنۃ لابن ابی عاصم حدیث نمبر ۱۱۸۶،المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر ۱۲،المعجم الصغیر حدیث نمبر ۸۷۴۹)۔فیہ مطلب بن شعیب قال ابن عدی لم ار لہ حدیثا غیر ھذا، و بقیة رجالہ وثقوا۔اس حدیث میں سیدنا صدیق اکبر،عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے اسماءِ گرامی کی تصریح موجود ہے۔

ان تمام احادیث پر فرداً فرداً غور کیجیے۔جو شخص ان میں سے کسی ایک حدیث کو پکڑ کر باقی کو چھوڑ دے گا وہ گمراہی پھیلائے گا۔آج اس طرح ہورہا ہے کہ لوگ صرف ایک حدیث بھی نہیں بلکہ حدیث کا ایک ٹکڑا لے کر لوگوں کو گمراہ کررہے ہیں۔صرف پہلی حدیث میں سے بارہ خلفاء کا لفظ پکڑ لینے والے اگر اگلے الفاظ کُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ہی پڑھ لیتے تو روشنی ہوجاتی۔

ان تمام احادیث کو مدِنظر رکھتے ہوئے علماء نے فیصلہ دیا ہے کہ ان خلفاء میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق،سیدنا عمر فاروق،سیدنا عثمان غنی،سیدنا علی المرتضیٰ،سیدنا امام حسن،حضرت سیدنا امیر معاویہ،حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدی رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔باقی تین کا تعین نہیں ہوسکا(تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی صفحہ ۱۷،فتاوی رضویہ جلد ۹ صفحہ ۲۵)۔تقریباً یہی بات فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۴۶ پر بھی موجود ہے۔

جن لوگوں نے پوری صورتِ حال سامنے نہیں رکھی ان میں سے کسی نے خلفاءِ راشدین کو ان میں سے نکال دیا اور کسی نے یزید پلید کو بھی ان میں شامل کر دیا۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ امامِ اہل سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمت اللہ علیہ مذکورہ بالا تمام احادیث نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں: لگتے لگانے والوں میں جس نے سب طرقِ حدیث نہ دیکھے ایک آدھ طریق کو دیکھ کر کوئی احتمال نکال دیا الخ (فتاوی رضویہ جلد ۹ صفحہ ۲۴)۔

(12)۔ بعض لوگ ایک ہی حدیث کو آدھا پڑھتے ہیں مثلاً قادیانی دو مختلف مسیحوں میں سے ایک کا رنگ سرخ اور دوسرے کا گندمی ثابت کرنے کے لیے بخاری سے دو حدیثیں پڑھتے ہیں، ایک حدیث نمبر ۳۴۴۰ جس میں ہے کہ عیسیٰ کا رنگ سرخ ہے۔ دوسری حدیث نمبر ۳۴۴۱ جس میں ہے کہ عیسیٰ کا رنگ گندمی ہے۔ حالانکہ اس دوسری حدیث کے شروع میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ وَ اللہِ مَا قَالَ النَّبِیُّ لِعِیْسیٰ اَحْمَرَ، یعنی اللہ کی قسم نبی کریم ﷺ نے عیسیٰ کو سرخ نہیں کہا۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ایک ہی شخصیت کا حلیہ بیان ہو رہا ہے جسے پہلے صحابی سرخ قرار دیتے ہیں اور دوسرے فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم سرخ نہیں بلکہ گندمی۔

(13)۔ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی ہی ان کا مسیح تھا اور وہی امام مہدی۔ اپنے اس عقیدے کو ثابت کرنے کے لیے یہ حدیث پڑھتے ہیں: لَا مَھْدِیُ اِلَّا عِیْسیٰ یعنی کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰ کے۔ حالانکہ یہ پوری حدیث اس طرح ہے: لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَھْدِیُ اِلَّا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یعنی قیامت شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی اور عیسیٰ بن مریم کے سواء کوئی ہدایت پر نہیں ہوگا (ابنِ ماجہ: ۴۰۳۹)۔ پوری حدیث سے واضح ہوا کہ یہاں مہدی بمعنی امام مہدی نہیں بلکہ یہ لفظ اپنے لفظی معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی مہدی بمعنی ہدایت یافتہ۔ نیز جس باب میں یہ حدیث بیان ہوئی ہے اس کا نام ہے بَابُ شِدَّۃِ الزَّمَانِ یعنی زمانے کی شدت کا باب۔

(14)۔ عثمانی لوگ بخاری اور مسلم کی حدیث کا ایک ٹکڑا پڑھتے ہیں اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ